مسند امام احمد ابن حنبل پر ترجیح دیتے تھے لیکن علامہ ابن کثیر (م774ھ) فرماتے ہیں کہ ابن حزم کا یہ بیان محل نظر ہے۔ مسند احمد بن حنبل اس سے زیادہ جامع وجیّد کتاب ہے[۲۲]

## امام ترمذی (م279ھ)

امام ترمذی کا نام محمد بن عیسیٰ اور کنیت ابو عیسیٰ تھی۔ 205ھ میں ترمذ میں پیدا ہوئے[۲۳] اور 74 سال کی عمر میں 279ھ میں آپ کا انتقال ہوا[۲۴] امام ترمذی نے ابتدائی تعلیم خراسان اور ماوراء النہر میں حاصل کی بعد ازاں تحصیل حدیث کے لئے دوسرے اسلامی شہروں کا سفر کیا۔

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ (م852ھ) لکھتے ہیں۔

طاف البلاد وسمع خلقا من الخراسیین والحجازیین والعراقیین[۲۵]

یعنی مختلف شہروں کا سفر کیا اور خراساں، حجاز اور عراق کے ارباب کمال سے استفادہ کیا۔

امام ترمذی ے اساتذہ و شیوخ کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ ارکان صحاح میں امام بخاری (م256ھ) امام مسلم (م261ھ) اور امام ابو داؤد (م275ھ) آپ کے اساتذہ ہیں۔

امام ترمذی کا اپنے شیخ امام بخاری کی طرح حافظہ بہت قوی تھا۔ ارباب سیر نے آپ کے حافظہ کی توثیق کی ہے[۲۶]

امام ترمذی کے حفظ و ضبط، عدالت و ثقاہت، تبحر علمی، زہد و ورع اور تدیّن و تیقّن کا علمائے کرام نے اعتراف کیا ہے اور اس میں آپ اپنے شیخ امام محمد بن اسمٰعیل بخاری (م256ھ) کے جانشین تھے۔ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (م1229ھ) لکھتے ہیں

تورع وزہد بحدے داشت کہ فوق آں متصور نیست بخوف الٰہی بسیار گریہ وزاری کردتا نابینا شد[۲۷]

یعنی زہد و تقویٰ اس قدر حاصل تھا کہ اس سے زیادہ کا تصور نہیں کیا جا سکتا اور خوف الٰہی سے کثرت سے گریہ وزاری کرتے تھے۔ یہاں تک کہ آنکھوں کی

بینائی جاتی رہی۔

امام ترمذی کے مسلک میں اختلاف ہے۔ علامہ سید انور شاہ کشمیریؒ (م1352ھ) نے ان کو شافعی المذھب لکھا ہے[12] لیکن جمہور علمائے کرام کی رائے یہ ہے کہ آپ مقلد نہ تھے بلکہ مجتہد مطلق تھے۔

**جامع الترمذی۔** آپ کی مشہور تصنیف ہے۔ جامع اس کتاب کو کہتے ہیں جس میں درج ذیل آٹھ قسم کے مضامین ہوں۔ سیر، آداب، تفسیر، عقائد، فتن، احکام، اشراط، مناقب۔ جامع ترمذی حدیث وفقہی فوائد اور سلف وخلف کے مذاہب کی جامع ہے۔ مجتہد کے لئے کافی اور مقلد کو دوسری کتابوں سے بے نیاز کرنے والی ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (م1176ھ) کے نزدیک جامع ترمذی صحیح بخاری صحیح مسلم اور سنن ابی داؤد تینوں کی بعض خصوصیات کی جامع ہے[13]

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (م1239ھ) لکھتے ہیں۔

> جامع ترمذی حدیث کی بہترین کتابوں میں ہے۔ بلکہ بعضے وجوہ اور حیثیات سے..... دوسرے فقہاء کے مذاہب اور ان کے استدلال کے ذکر کی حیثیت سے..... تیسرے حدیث کے اقسام صحیح، حسن، ضعیف، غریب معلل بعلل کے ذکر کی حیثیت سے..... اور چوتھے رواۃ کے نام، ان کے القاب اور کنیتوں اور علم رجال کے متعلق دوسرے فوائد کی حیثیت سے[14]

جامع ترمذی کے ساتھ علمائے کرام نے بڑا اعتنا کیا ہے اس کی شروح لکھیں، حواشی لکھے، مختصرات مرتب کئے، اس کے مشکلات حل کئے۔ اور اس کے مختلف پہلوؤں پر بیش قیمت ذخیرہ فراہم کیا۔ علامہ ابن العربی مکی (م546ھ) علامہ ابن سید الناس شافعی (م734ھ) علامہ سیوطی (م911ھ) علامہ شمس الحق ڈیانوی عظیم آبادی (م1329ھ) علامہ عبدالرحمان محدث مبارک پوری (م1353) اور مولانا بدیع الزمان حیدر آبادی (م1304ھ) کے نام شارحین جامع ترمذی میں ملتے ہیں۔ (**جاری ہے**)

---

1۔ ابن عساکر، تاریخ ابن عساکر ج3، ص277

2۔ ایضاً ص278

3۔ ذہبی، تذکرۃ الحفاظ ج2، ص204، ابن عساکر، تاریخ ابن عساکر ج3، ص277۔

(**باقی صفحہ**)